سوال

(333) مقتول کی وراثت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو قتل کر دیا، قاتل کے علاوہ اس کے دو بھائی، ایک بہن اور ماں زندہ ہے، مقتول کی وراثت کیسے تقسیم کی جائے گی؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ قاتل جائیداد سے محروم ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قاتل کسی چیز کا بھی وارث نہیں بن سکتا۔'' [1] مقتول کے شرعی وارث دو بھائی، ایک بہن اور والدہ ہیں۔ والدہ کو اس کی جائیداد سے چھٹا حصہ ملے گا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ [2]

''اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہے۔''

ماں کا چھٹا حصہ نکال کر باقی ترکہ کو دو بھائیوں اور ایک بہن میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ بھائی کو بہن سے دوگنا حصہ ملے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ١ [3]

''اگر میت کے پیچھے کئی بھائی اور بہنیں ہیں تو مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے۔''

سہولت کے پیش نظر مقتول کی جائیداد کے چھ حصے کر لیے جائیں، ایک حصہ ماں کو، دو دو حصے بھائیوں کو اور ایک حصہ بہن کو دے دیا جائے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

---

[1] ابوداود، الدیات: ۴۵۶۴۔

[2]۴/النساء: ۱۱۔

[3]۴/النساء: ۱۷٦۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:290

محدث فتویٰ